[redacted]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مساجد کا انہدام......وفاق المدارس کا موٴقف

مولانا محمد قاری حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

صدر الوفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم کے حکم پر یہ مضمون لکھا گیا ہے

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

گزشتہ دو ہفتوں کے دوران وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں پیش آنے والے بعض واقعات واقدامات نے پورے ملک بالخصوص دینی حلقوں میں تشویش واضطراب کی لہر پیدا کردی ہے۔ ان میں سرفہرست سی ڈی اے کے ہاتھوں جامع مسجد امیر حمزہؓ کی شہادت اور دیگر کئی مساجد کے گرائے جانے کے نوٹس کا اجراء اور اس کے ردِعمل میں جامعہ فریدیہ اسلام آباد کے طلباء کا شدید احتجاج اور جامعہ حفصہ کی طالبات کا سرکاری لائبریری پر قبضہ کرنا ہے۔

جس ملک میں جگہ جگہ ''تجاوزات'' اور ''ناجائز تعمیرات'' کا جنگل اُگا ہوا ہو، وہاں مساجد ومدارس پر ''تجاوزات'' کا الزام عائد کر کے انہیں منہدم کرنے کی نامبارک مہم کو پورے ملک میں ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا اور اسے مسلمانوں کی دینی وتہذیبی اقدار کے خلاف ایک اور حکومتی حربہ قرار دیا گیا۔ جس ملک کی انتظامیہ کا شرعی، اخلاقی اور قانونی فریضہ یہ تھا کہ وہ خود مساجد ومدارس کی تعمیر ونگہبانی کی ذمہ داری ادا کرتی، وہی مساجد ومدارس کو منہدم کرنے لگے تو اس پر عام مسلمانوں کا غصہ واضطراب فطری اور برمحل ہے۔ عام مسلمانوں کی طرح ملک بھر کے دینی مدارس کے تمام مکاتب فکر کے وفاقوں پر مشتمل مشترکہ فورم ''اتحاد تنظیمات مدارسِ دینیہ'' بالخصوص ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' نے اس نازک صورت حال میں قومی اور دینی حلقوں کی ترجمانی اور نمائندگی کا فرض جرأت وہمت اور تدبر وحکمت کے ساتھ ادا کیا۔

اس سلسلہ میں ابتدائی اقدام کے طور پر ۲۲/جنوری ۲۰۰۷ء کو وفاقی وزیر مذہبی امور جناب اعجاز الحق صاحب اور اتحاد تنظیمات کے قائدین کے درمیان ہونے والی میٹنگ کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا گیا تاکہ حکومت کو یہ احساس دلایا جاسکے کہ مدارس کی پوری قیادت مساجد ومدارس کے انہدام پر سراپا احتجاج ہے۔ مزید یہ کہ اس تازہ

صورتحال پر غور وفکر اور آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنے کے لئے ۲۲ جنوری ۲۰۰۷ء بروز پیر لاہور میں ''اتحاد تنظیمات مدارسِ دینیہ پاکستان'' کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا۔ اس اجلاس میں اتحاد تنظیمات کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب اور وفاقوں کے نمائندگان کے علاوہ راولپنڈی اور اسلام آباد کے علماء نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر جامع مسجد امیر حمزہؓ کو شہید کئے جانے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اسے دوبارہ تعمیر کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۲) مساجد کو گرائے جانے کے نوٹس فی الفور واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ (۳) مطالبات نہ ماننے کی صورت میں ملک گیر تحریک چلانے اور رائے عامہ کو منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ (۴) اس حکومتی اقدام کے خلاف اسلام آباد اور راولپنڈی کے علماء کرام ۲۴ جنوری ۲۰۰۷ء کو اسلام آباد میں مظاہرہ کا اعلان کر چکے تھے، اس کی بھرپور تائید کی گئی اور اس میں شرکت کا فیصلہ کیا گیا۔ (۵) ۴ فروری ۲۰۰۷ء کو شہید مسجد حمزہؓ کی جگہ پر ''علماء کنونشن'' کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔

اتحاد تنظیمات کی مرکزی قیادت نے اسلام آباد میں ہونے والے مظاہرے میں بھرپور شرکت کی۔ اس احتجاج کے علاوہ اسلام آباد کے علماء کرام اور انتظامیہ سے رابطہ اور مذاکرات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ مدرسہ حفصہؓ کی طالبات کے سرکاری لائبریری پر احتجاجی قبضہ کے مسئلہ پر ''وفاق المدارس'' اور اتحاد تنظیمات کا مؤقف یہ تھا کہ یہ احتجاج سوفیصد جائز مقاصد کے لئے ہے اور ان کے حصول تک اکابر علماء اور ''وفاق'' کی قیادت مدرسہ حفصہؓ کی پوری طرح وکالت ونمائندگی کرے گی مگر سرکاری عمارات پر قبضہ ہماری روایات کے خلاف ہے اس لئے طالبات کو یہ قبضہ ختم کر کے اپنی درسگاہ میں چلے جانا چاہیے۔ اس سلسلے میں وفاق المدارس حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب (نائب صدر الوفاق) اور دیگر علماء کرام مدرسہ حفصہؓ کے مہتمم مولانا عبدالعزیز صاحب اور نائب مہتمم مولانا عبدالرشید غازی صاحب کو قائل کرنے کی کوشش فرماتے رہے کہ وہ حضرات سرکاری لائبریری پر طالبات کا قبضہ ختم کرانے میں اپنا کردار ادا کریں اور اسلام آباد کی مساجد و مدارس کے انہدام کے حکومتی اقدام کے خلاف ہر قسم کی جدوجہد میں ''وفاق المدارس'' کی قیادت پر اعتماد کریں اور انہیں غیر مشروط طور پر فیصلے کا اختیار دے دیں، مگر ان حضرات نے اس معاملہ میں ''وفاق المدارس'' کو فیصل ماننے سے انکار کر دیا۔

۳۱ جنوری ۲۰۰۷ء تک یہی صورت حال رہی، اگلے روز یکم فروری ۲۰۰۷ء کو علماء کرام اور حکومت کے ذمہ داران کے درمیان طویل مذاکرات ہوئے مگر نتیجہ خیز نہ ہو سکے۔ ۳ فروری ۲۰۰۷ء کو تشویشناک صورت حال کے پیش نظر حضرت صدر الوفاق مدظلہ نے ''وفاق'' کی مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں طلب

فرمایا۔اجلاس میں پوری صورت حال پر غور وفکر کے بعد درج ذیل اعلامیہ جاری کیا گیا:

''وطنِ عزیز جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا، اس مملکت کے اساسی مقاصد میں سرِ فہرست ایک یہ مقصد بھی تھا کہ یہاں اقامتِ صلوٰۃ اور مستند دینی تعلیم کا مؤثر اور معقول انتظام ہوگا۔ اب تک پاکستان کی فوجی اور سیاسی قیادت اس اہم فریضے کی ادائیگی سے پہلوتہی کرتی آرہی ہے۔ چنانچہ ہر علاقے کے مسلمانوں نے اپنے وسائل سے مساجد اور مدارس بنائے اور کسمپرسی کے عالم میں نامساعد حالات کے باوجود مدارس قائم کئے اور مساجد بنائیں لیکن افسوس ناک امر یہ ہے کہ پچھلے ایک ماہ کے عرصے میں اسلام آباد انتظامیہ نے چند مساجد کو گرا دینے کے نوٹس جاری کئے ہیں۔ اہلِ ایمان کا کام مساجد کو گرانا نہیں بلکہ ان کی تعمیر اور ان کی حفاظت کرنا ہے۔ قرآنِ کریم میں بھی مساجد کی آبادکاری کو صاحبِ ایمان لوگوں کی صفت قرار دیا گیا ہے۔

ہم اسلام آباد انتظامیہ کی اس اشتعال انگیز کارروائی کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ پاکستان کے مسلمان دینی شعائر کی بے حرمتی کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ اگر ان شہید کی جانے والی مساجد کو دوبارہ تعمیر نہیں کیا گیا تو اس طرزِ عمل کے خلاف پورے ملک کے عوام بھرپور اور مؤثر احتجاج کریں گے۔ مساجد و مدارس کی حفاظت جہاں کسی مسلمان کی شرعی ذمہ داری ہے، وہاں اس ملک کے آئین کا بھی ایک لازمی تقاضا ہے۔ اسلام آباد کی مقامی انتظامیہ تجاوزات، سڑکوں کی توسیع یا کسی اور طرح کے ترقیاتی کاموں کی آڑ لے کر مساجد کو شہید کر کے مسلمانوں کی دل آزاری نہ کرے۔

ہم یہ بھی تجویز پیش کرتے ہیں کہ اس طرح کے معاملات کے حل کے لئے انتظامیہ اور مقامی علماء پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس طرح کے معاملات پر شرعی اور انتظامی مصلحتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے باہمی مفاہمت کے ساتھ فیصلہ کرے۔ حال ہی میں مقامی انتظامیہ نے ان مساجد و مدارس کے معاملات میں پُر امن مظاہرہ کرنے والے علماء وطلباء کو گرفتار کیا ہے۔ انتظامیہ کا یہ اقدام اشتعال انگیز ہے جس سے پورے ملک میں حالات خراب ہو سکتے ہیں۔

اجلاسِ عاملہ کے فیصلے کے مطابق ایک مرتبہ پھر مجلسِ عاملہ کے ایک وفد نے حضرت صدر الوفاق کی قیادت میں مولانا عبدالعزیز صاحب سے ملاقات کی اور انہیں ''وفاق'' کے اکابر کے فیصلے کو تسلیم کرنے کے لئے کہا مگر مولانا اپنے مؤقف پر مُصر رہے۔ اسی روز ''وفاق المدارس'' کے وفد نے وفاقی وزیرِ داخلہ آفتاب احمد شیر پاؤ، سیکرٹری داخلہ اور دیگر اراکین حکومت سے حضرت صدر الوفاق کی قیادت میں ملاقات کی اور انہیں مدلل طور پر علماء کرام کے مؤقف سے آگاہ کیا جس کے نتیجے میں درج ذیل تحریری معاہدہ طے پایا:

(۱) مسجد امیر حمزہؓ اسلام آباد کو اس کی موجودہ جگہ پر تعمیر کیا جائے گا۔

(۲) آئندہ مساجد و مدارس کے معاملات کے لئے علماء کرام، انتظامیہ اور سی ڈی اے کے ممبران پر مشتمل

ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو اِن معاملات کو باہمی مشاورت اور اتفاق رائے سے حل کرے گی۔ کمیٹی کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کیا جائے گا۔

(۳) تمام مقتدر علماء کرام نے واضح کیا کہ جامعہ حفصہؓ اسلام آباد کی طالبات نے احتجاج کے طور پر لائبریری پر جو قبضہ کیا ہے ہم اس کو غلط سمجھتے ہیں۔ احتجاج کا یہ طریقہ ہماری رائے میں شرعاً بھی ناجائز ہے لہٰذا ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور عزیز طالبات کو مخلصانہ طور پر کہتے ہیں کہ وہ لائبریری کو فی الفور خالی کردیں اور یکسوئی سے اپنی تعلیم میں مشغول رہیں۔ ان طالبات کے سرپرستوں سے بھی ہم اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی بچیوں کو ان کے طرزِ عمل سے سختی سے روکیں۔

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ واضح ہے کہ ''وفاق المدارس'' نے مسجد امیر حمزہؓ اسلام آباد کے انہدام اور دیگر مساجد کے انہدام کے سرکاری منصوبے کی مذمت اور اس کے خلاف احتجاج کے سلسلے میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ اسلام آباد اور راولپنڈی کے علماء کرام اور ارباب مدارس کے مؤقف کی مکمل تائید کے علاوہ عملاً احتجاجی مظاہروں میں شرکت کی ہے۔ اتحاد تنظیمات مدارسِ دینیہ پاکستان کا اجلاس بلوا کر تمام مکاتب فکر کی حمایت حاصل کی ہے، وفاقی وزیر مذہبی امور سے پہلے سے طے شدہ ملاقات کا احتجاجاً بائیکاٹ کیا ہے۔ وفاقی وزیر داخلہ سے تحریری معاہدہ لینے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مولانا عبدالعزیز صاحب، مہتمم جامعہ فریدیہ و مدرسہ حفصہؓ سے رابطہ اور افہام وتفہیم کا سلسلہ مسلسل جاری رکھا ہے۔ انہیں اور ان کے بھائی مولانا عبدالرشید غازی کو حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب، حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب اور دیگر اکابر علماء نے بالمشافہ اور فون پر حالات کی سنگینی کا احساس دلایا ہے۔ تاہم ان حضرات نے اکابر علماء کے مقابلہ میں اپنی رائے ہی کو ترجیح دی ہے۔ اس سلسلہ میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مؤقف واضح ہے۔ ''وفاق'' مساجد و مدارس کے انہدام کے حکومتی فیصلے کو قطعی غلط قرار دیتا ہے اور اس کی بھرپور مذمت ومخالفت کرتا ہے۔

مساجد ومدارس ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ مساجد کو سیکورٹی رسک، یا کسی توسیعی منصوبے کا بہانہ بنا کر گرانا قطعی ناقابل قبول ہے۔ اس پر احتجاج ہمارا آئینی، قانونی اور جمہوری حق ہے لیکن سرکاری عمارات پر قبضہ یا قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا نہ صرف ہماری روایات کے خلاف ہے، ہمارے مقاصد کے لئے بھی مفید نہیں۔ اس طرح کے اقدامات سے مدارس پر لغو اور بے ہودہ الزامات عائد کرنے والوں کو موقع مل سکتا ہے کہ وہ اہلِ دین کو مزید بدنام کریں۔ پاکستان کی ایک ایک مسجد اور مدرسہ کی حفاظت ہمارا دینی فریضہ ہے اور ہم یہ فرض آخر وقت تک ادا کرتے

رہیں گے، مگر ہم اپنے جائز مطالبات بنوانے کے لئے کوئی ایسی راہ اختیار نہیں کریں گے جو ہماری روایات اور قانون سے متصادم ہو۔ مدرسہ حفصہ ؓ کی طالبات اور اس کی انتظامیہ کا جذبہ قابلِ قدر ہے اور انہوں نے بھر پور احتجاج کر کے اپنا فرض ادا بھی کر دیا ہے، اب انہیں چاہیے کہ وہ اپنے ان بزرگوں پر اعتماد کریں جو مسئلہ کے حل کے لئے سرگرم عمل ہیں اور مفاہمت کی راہیں تلاش کر رہے ہیں۔

ہمارا ''جہاد'' جہالت اور جاہلیت کے خلاف ہونا چاہیے، وہ جاری رہے گا، ہم ریاستی جبر اور قوت آزمائی کا مقابلہ صبر اور اپنے مؤقف پر استقامت کے ساتھ کریں گے۔ ہمارے پاس تعلیم کے لئے آنے والے بچے اور بچیاں قوم کی امانت ہیں، ان کے عقیدہ وایمان اور عمل کی حفاظت کے ساتھ ان کی عزت وآبرو اور جانوں کی حفاظت بھی ہماری دینی، اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے۔ ہم اس وقت کسی بھی قسم کے تصادم یا محاذ آرائی کے متحمل نہیں ہیں۔

البتہ ہم اپنے مؤقف پر نہایت تصلب اور استقامت سے قائم ہیں۔ حکومت نے مسجد حمزہ ؓ کو شہید کر کے اور دیگر مساجد کو شہید کرنے کی منصوبہ بندی کر کے ملک کے امن وامان کو تہہ وبالا کرنے کی راہ اختیار کی ہے۔ یہ اقدام قطعی ناعاقبت اندیشانہ ہے۔ اس کے خلاف مدرسہ حفصہ ؓ کی طالبات کا احتجاج فطری ہے۔ اب حکومت کو چاہیے کہ وہ مدرسہ کی انتظامیہ اور طالبات سے براہِ راست مذاکرات کرے، ان کی شکایات کا ازالہ کرے، جائز مطالبات کو تسلیم کرے، مسجد حمزہ ؓ کو بلا تاخیر تعمیر کرے، دیگر مساجد کو گرانے کے نوٹس واپس لے، جھوٹے مقدمات ختم کرے، ''وفاق'' کی قیادت اور حکومت کے درمیان ہونے والے معاہدے کا باقاعدہ جلد از جلد نوٹیفکیشن جاری کرے، علماء کرام اور اسلام آباد کی انتظامیہ کی مشترکہ کمیٹی کے فیصلوں پر عمل درآمد کو یقینی بنائے، اپنی پالیسی میں تبدیلی لائے، پاکستان کے مسلمانوں کے سینوں میں موجزن جذبہ ایمانی کا ادراک اور لحاظ کرے۔

اس پوری تفصیل کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ حکومت اپنی یکطرفہ طاقت آزمائی کی پالیسی کو خیر باد کہے، مدرسہ حفصہ ؓ کی انتظامیہ اور طالبات اپنے کسی بھی احتجاج کو ''تصادم'' بننے سے بچائیں۔ ''وفاق'' کے قائدین اور حکومت کے درمیان ہونے والے مذاکرات اور رابطوں پر اعتماد کیا جائے۔ ان شاء اللہ اس کا نتیجہ دینی حلقوں اور مدارس کے لئے وجہ اطمینان ہوگا۔

''وفاق المدارس'' مساجد و مدارس اور شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے پہلے بھی سرگرم عمل رہا ہے اور آئندہ بھی اس مقصد کے لئے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے وہ اپنی تمام توانائیاں صَرف کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔

☆......☆